From: www.abdulhaq.info

ذیل میں احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے اخبار 'پیغامِ صلح' سے ایک مناظرہ کی رپورٹ درج ہے، جو کہ اس اخبار نے سندھ کے ایک اخبار سے ترجمہ کر کے ۱۹۲۹ء میں شائع کی۔ یہ مناظرہ ہندو فرقہ آریہ سماج اور مسلمانوں کے درمیان تھا۔ مسلمانوں کی مقامی انجمن نصرت الاسلام، حیدرآباد (سندھ) نے اپنی طرف سے جن مسلمان علماء کو مدعو کر کے پیش کیا ان میں دو (یعنی مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت اور مولوی عصمت اللہ صاحب) جماعتِ احمدیہ لاہور کے مبلغ تھے، اور ایک احمدیت کے مشہور مخالف مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری تھے۔ یعنی دو احمدی علماء اور ایک احمدیت کا اشد مخالف ایک ہی طرف سے بطور مسلمانوں کے نمائندے پیش ہوئے۔

اس مناظرہ کی مکمل کاروائی انجمن نصرت الاسلام، حیدرآباد (سندھ) نے کتابی شکل میں شائع کی جو کہ اس لنک پر پڑھی جاسکتی ہے۔

از اخبار 'پیغامِ صلح'، لاہور، ۵/ فروری ۱۹۲۹ء، صفحہ ۴

حیدرآباد کا عظیم الشان مناظرہ

اسلام کی عظیم الشان فتح

(سندھی اخبار سے ترجمہ کیا گیا)

گزشتہ دسمبر ۱۹۲۸ء میں جو سالانہ جلسہ آریہ سماج حیدرآباد کا ہوا، اس کے دوران میں آریہ سماج نے انجمن نصرت الاسلام کو لکھا کہ اگر انہیں آریہ سماج کے کسی عقیدہ پر شک ہو تو ہمارے ساتھ رفع شکوک کے لئے مباحثہ کر لو۔ ہم آپ کو باہمی تبادلہ خیالات کے لئے وقت دینے کو تیار ہیں۔ انجمن کی طرف سے ان کو یہ جواب دیا گیا کہ ہمیں آریہ سماج کے عقائد پر بہت سے اعتراضات ہیں۔ اس پر باہم گفتگو شروع ہوئی۔ اور مناظرہ کی شرائط طے ہوئیں۔ ۱۲/ جنوری ۱۹۲۹ء سے ۱۷/ جنوری ۱۹۲۹ء تک باضابطہ دوستانہ رنگ میں مناظرہ مقرر ہوا۔

انجمن (نصرت الاسلام) نے لاہور سے مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت اور مولوی عصمت اللہ صاحب کو، امرتسر سے مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب اور بہار سے بابا خلیل راس صاحب چترویدی کو مناظرہ کے لئے دعوت دی۔ ان کے علاوہ مولوی سید شمس الحق صاحب پشاوری کو بھی بلایا گیا۔ ادھر آریہ سماج نے بھی اپنے بڑے بڑے پنڈتوں کو بلایا۔ پنڈت رامچندر دہلوی کو منگوانے کے لئے بہت سا روپیہ تاروں اور ٹیلیفون پر ضائع کیا مگر اس نے مناظرہ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔

آخر ۱۲/ جنوری ۱۹۲۹ء کو ۵ بجے شام مناظرہ شروع ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی عصمت اللہ اور آریوں کی طرف سے سوامی کرشانند جلسہ کے صدر تھے۔ پہلے دن کا مضمون ''تناسخ'' مقرر تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی ثناءاللہ صاحب مناظر مقرر ہوئے۔ اور آریوں کی طرف سے پنڈت ستیہ دیو۔ پنڈت صاحب نے تناسخ کے ثبوت میں ایک طول طویل تقریر کی۔ جس کا نہایت معقول جواب مولوی صاحب نے دیا۔ مولوی صاحب نے پنڈت لیکھرام کی کتاب (کلیات آریہ مسافر) پیش کرکے دریافت کیا کہ کیا ان کو پنڈت جی کا یہ حوالہ تسلیم ہے یا نہیں کہ جونی دو قسم کی ہے۔ ایک کرم جونی (اعمال بجالانے والا قالب)، اور دوسرا بھوگ جونی (سزا بھگتنے والا قالب)۔ انسان کرم جونی یا اعمال بجالانے والا قالب ہے اور حیوان بھوگ جونی یعنی سزا بھگتنے والا قالب ہے۔ پنڈت صاحب نے نہایت خوشی سے اس حوالہ کو تسلیم کیا اور کہا کہ ہم ضرور اس کو مانتے ہیں۔ اس پر مولانا نے پوچھا کہ اگر انسان صرف کرم جونی ہے۔ تو بتاؤ کہ بعض انسان اندھے اور لنگڑے وغیرہ کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ آریہ مناظر سے تین گھنٹے تک اس اعتراض کا جواب نہ بن پڑا۔ اگرچہ اس نے ادھر ادھر بہت ہی ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر آخر تک جواب نہ دے سکا۔ اور مولوی صاحب کا اعتراض قائم رہا۔

۱۳/ تاریخ کو حیات بعد الموت پر مناظرہ شروع ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت اور آریوں کی طرف سے چرنجی لال پریم مناظر تھے۔ مولوی صاحب نے آدھ گھنٹہ تک اسلامی نکتہ خیال سے حیات بعد الموت پر مدلل اور فلسفیانہ تقریر کی جس پر اعتراض کرتے ہوئے پنڈت جی نے بہشت کے حور و غلمان پر نکتہ چینی کی۔ جسکے جواب میں مولوی صاحب نے ویدوں سے متعدد منتر پڑھکر ثابت کیا کہ ویدوں کی بہشت آتش شہوت کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہے اور اسلامی جنت اس سے پاک ہے۔ ویدوں کی بہشت میں گھی کا حوض، دودھ، شراب کی نہریں اور دہی کے تالاب موجود ہیں۔ اور خوبصورت لونڈوں کے ساتھ لالہ لوگ مزے اڑائیں گے۔ ان منتروں کے پڑھنے سے حاضرین جلسہ کو حیرت ہوئی کہ یہ سورگ یا ویدوں کی بہشت ہے جو آریوں کے ویدوں میں ہے۔ اس کے بالمقابل تو اسلامی جنت پر کوئی اعتراض ہی نہیں ہو سکتا۔

۱۴۔ ۱۵۔ تاریخ کو قرآن شریف کے الہامی ہونے پر بحث ہوئی مسلمانوں کی طرف سے مولوی ثناءاللہ صاحب اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت دھرم بھکشو مقرر ہوئے۔ مولانا صاحب نے پہلے آدھ گھنٹہ تک قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر ایک عجیب و غریب مدلل تقریر کی جس پر آریہ مناظر اعتراض کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ مگر اصل بحث کو چھوڑ کر اوَر اوَر اعتراضات کی بھرمار کرنے لگا۔ مگر بعد کی دس دس منٹ کی تقریروں سے ثابت ہو گیا کہ مولوی صاحب کی تقریر بے شک ناقابل تردید تھی۔

۱۶۔۱۷۔ تاریخ کو ویدوں کے الہامی ہونے پر مناظرہ ہوا۔ پہلے دن آریہ سماج کی طرف سے پہلے پنڈت دھرم بھکشو نے ویدوں کے الہامی ہونے پر آدھا گھنٹہ تقریر کی۔ اور یہ بتایا کہ وید شروع دنیا کی کتاب ہے۔ اور تحریف سے پاک ہے۔ اسلامی مناظر نے ویدوں ہی میں سے منتر پڑھ کر ثابت کیا کہ وید شروع دنیا میں الہام نہیں ہوئے۔ اور ان میں حد سے زیادہ تحریف ہوئی ہے۔ آج تک ہندو دنیا اس بات پر متفق نہیں ہو سکی کہ ویدوں کے جملہ منتر کس قدر ہیں۔ جسکے ثبوت میں بابا صاحب نے ہندو پنڈتوں کی آراء بکثرت پیش کیں۔ جن کی پنڈت دھرم بھکشو تردید نہ کر سکے۔

آخری دن مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت نے کامل چار گھنٹہ تک ویدوں کی تعلیم وغیرہ پر اعتراضات کی وہ بوچھاڑ کی کہ آریہ پنڈت بدحواس ہو گیا۔ اس دوران میں بے اختیار مسلمانوں کے منہ سے اسلامی فتح کا نعرہ بلند ہوتا رہا۔ فاضل سنسکرت نے ویدوں میں تحریف کے ثبوت میں ویدوں کے متعدد نسخے پیش کئے اور ثابت کیا کہ آریہ اور پنڈت اپنی اپنی مرضی سے ویدوں میں کمی بیشی کرتے رہے۔ اور آریہ مناظر کو چیلنج دیا کہ اگر آریہ سماج میں ہمت ہے تو وہ صرف دو ہی نسخے قرآن شریف کے باہم اختلاف رکھنے والے پیش کرے۔ ویدوں میں سے توحید کا ثبوت پیش کرنے کے لئے فی منتر دس روپیہ کا انعام پیش کیا۔ پنڈت دھرم بھکشو نے پہلے تو کہا کہ تیس روپے نکالو۔ تین منتر سناتا ہوں، مگر بعد میں کہا کہ خدا ایک ہے یہ تو نہیں البتہ ایک ہو سکتا ہے۔ یہ وید منتر سے استنباط ہوتا ہے۔ یہ کہکر پنڈت جی نے ہار مان لی۔ مولوی صاحب نے لفظ وید کے معنی سنسکرت گرامر سے ٹھگ ودیا (ٹھگی کا علم) ثابت کیا۔ اور اندر آریوں کے پرمیشور کا چوری کرنا اور چوری کے منتر وغیرہ سنائے۔

الغرض ۱۷ر جنوری ۱۹۲۹ء کو شب کے ساڑھے نو بجے یہ عظیم الشان مناظرہ نہایت حسن وخوبی سے ختم ہوا۔ اور کسی قسم کی بدامنی نہ ہوئی۔ اس مناظرہ کا سندھ کے علاقہ میں مدت تک اثر قائم رہے گیا۔ یہ صرف مناظرہ ہی نہیں تھا بلکہ صداقت اسلام کا دلچسپ مرقع تھا۔

مناظرہ کے بعد اسی ہال میں دو دن تک اسلامی جلسہ ہوا جس میں بابا خلیل داس چترویدی، مولانا شمس الحق اور مولانا عصمت اللہ صاحب کی اسلام کی خوبیوں پر تقریریں ہوئیں۔